اہل الرائے یا اصحاب الرائے

تحریر: محمود مرزا جہلمی
چیف ایڈیٹر ہفت روزہ "صدائے مسلم" لاہور

اہل رائے ہونا، انسان اور بالخصوص مسلمان کی نہایت ہی ضروری خوبی ہے جن لوگوں کی اپنی کوئی رائے نہیں ہوتی وہ کارِ دنیا میں اس اونٹ کی طرح ہوتے ہیں جس کی نکیل شتربان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ اسی بے رائے معاشرے میں ذمہ دار، فرض شناس اور دوراندیش افراد کا قحط ہوتا ہے۔ یہی بے رائے لوگ کیا دین اور کیا دنیا میں بے سمت اور بے مقصد رویہ اختیار کرتے ہیں اور قومی اخلاق اور قومی سلامتی کی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔ یہی بے رائے لوگ اپنی تہذیب وثقافت سے فوراً ناتہ توڑ لیتے اور ٹی وی کی سکرین پر نمودار ہونے والے نت نئے انداز واطوار کی آندھی میں اڑ کر کہیں سے کہیں چلے جاتے ہیں۔ یہ بے رائے لوگ ایسا خس وخاشاک ہیں جن کا میزانِ زندگی میں کوئی وزن، معاشرے میں کوئی مقام اور کارِ جہاں میں کوئی نام نہیں ہے۔ اس کے مقابلے میں صاحبانِ رائے کو اگر صنادید کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ وہ زندگی کے میدان میں چٹان کی طرح جم کر رہتے ہیں۔ وہ فیشن کی آندھی کے ساتھ اڑ کر کہیں سے کہیں نہیں جانکلتے۔ بلکہ اپنی اصابت وصلابت رائے سے آندھیوں کے رخ موڑ دیتے ہیں۔ یہ وہ اوتاد ہیں جن سے معاشرے مستحکم ہوکر اپنی شناخت اور سمت کو برقرار رکھتے ہیں۔

میں نے یہ ساری وضاحت اس لئے کردی ہے کہ میں جن اہل الرائے کی نشاندہی کرنے جارہا ہوں اور جن کی مذمت اسلام نے کی ہے ان کا حال پڑھ کر ہمارے محترم قارئین کہیں اس غلط فہمی کا شکار نہ ہوجائیں کہ صاحب رائے ہونا کوئی بری چیز ہے۔ مدت سے ہمارے ملک میں فتنہ انکارِ حدیث موجود ہے اور ہمارے دین متین کی تشریح اپنی رائے سے کرنے پر مصر ہے۔ اس فتنہ کو فتنہ ارتداد سے کم نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ ارتداد کے بعد مرتد کو اسلامی معاشرہ اٹھا کر باہر پھینک دیتا ہے جب کہ منکرین حدیث، قرآن کا جھنڈا اٹھائے پھرتے ہیں اور نہایت منافقانہ انداز میں اپنے ارتداد پر قرآن کا پھریرا لہراتے ہیں۔ میں یہاں براہِ راست اس ارتدار کا محاکمہ نہیں کرنے جارہا کیونکہ جید علمائے اسلام ہروقت ان کے تعاقب میں سرگرم ہیں اور انہوں نے امت کو کماحقہٗ اس فتنہ سے محفوظ رکھا ہے۔ میں اس ضمن میں صرف اسی قدر کہہ کر آگے بڑھ رہا ہوں کہ مرزائیت ختم نبوت کا انکار کرکے مرتد ہوئی مگر دعویٰ وہ آج بھی یہی کرتی ہے کہ وہ "خاتم النبیین" کی قائل ہے اس نے سادہ لوح مسلمانوں کو پھانسنے

کیلئے آج کل اسی سے اپنی دعوت کا آغاز کرنے کی پالیسی اپنائی ہے مگر چالاکی یہ کرتی ہے کہ ''خاتم النبیین'' کی تفسیر بالرائے کرتی ہے۔ ''خاتم النبیین'' کا اقرار کر کے اپنے شکار کو اپنی دام تزویر میں پھانس لیتی ہے اور پھر اپنی تفسیر بالرائے کے ذریعے اسے مرزائے قادیان کی ظلی و بروزی اور مکی، مدنی نبوت کی تحتی نبوت کا قائل کرتی ہے جبکہ منکرین حدیث اس سے کہیں خطرناک مہم میں لگے ہیں۔ مرزائیت نے مرزا کی نبوت کے بعد اسلام کے سسٹم کو نہیں چھیڑا گو کہ اس نبوت پر ایمان لانے کے بعد عملی طور پر وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگئی ہے جبکہ پرویزیت نے اسلام کے پورے سسٹم اور ڈسپلن کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا ہے۔ مثلاً مرزائیت نماز پنجگانہ کی اسی شکل پر کاربند ہے جو روز اول سے اس کی تھی جب کہ پرویزیت نماز پنجگانہ ہی کی منکر ہے اور ان تمام احادیث کو مسترد کرتی ہے جو نماز نبویؐ کی صورت گری کرتی ہیں اور اس بات کی داعی ہے کہ احادیث تو سرے سے حجت ہی نہیں کیونکہ بقول ان کے یہ ذخیرہ احادیث ابو مسلم خراسانی کی کارستانی اور عجمی سازش ہے۔ اب رہا قرآن میں نماز پنجگانہ کا بیّن حکم تو اس پر بھی نئے سرے سے غور ہوگا جس کیلئے اسلام کے جدید سکالرز سر جوڑ کر بیٹھیں گے اور نماز کا نیا طریقہ کار اور اس کے اوقات و تعداد کا تعین کریں گے، اور یہاں آ کر کھلتا ہے کہ پرویزیت اپنا پہلا وار حدیث پر کیوں کرتی ہے؟ حدیث چونکہ ان کی مزعومہ سکیم کے راستے میں حائل ہوتی ہے اس لئے سب سے پہلے اس کا انکار کرتی ہے۔ اس انکار کے بعد اس کی راہیں کشادہ ہو جاتی ہیں۔ یہ تو میں نے صرف ایک مثال دی ہے جبکہ حقیقت اس سے بھی آگے ہے کہ قرآنی احکام جن کی شریح قرآن خود کر دیتا ہے، وہ بھی فی زمانہ چونکہ ماڈرن نہیں رہے ہیں اس لئے ان پر بھی یہ سکالرز نئے سرے سے غور کریں گے۔ اس کام کیلئے ایک ادارہ مرکزِ ملت کے نام سے قائم کیا جائے گا جس کے ارکان کا تقرر پرویزیت خود کرے گی اور پھر یہ ادارہ اپنی متفقہ رائے سے قرآنی احکام کی جدید تفسیر کرے گا متکلمین کا طبقہ جو قرآن و حدیث کے کلماتِ طیبات کے لفظی معنی کو قبول کرتا ہے، وہ کوئی تفسیر بالرائے نہیں کرتا۔ وہ صرف اس بات کا قائل ہے کہ قرآن و حدیث کا وہی مفہوم لیا جائے جو ان کے الفاظ سے متبادر ہوتا ہے اور وہ بھی وہاں جہاں کئی ایک تفاسیر کی گئی ہوں۔ یعنی مروجہ تفاسیر میں سے کسی تفسیر کو قابل ترجیح سمجھنے کی جگہ رجوع الی الکلمات الطیبات کرتا ہے اور ان کے وہ معانی اختیار کرتا ہے جو ان سے فوری طور پر ذہن میں آتے ہوں۔ اس لئے ان پر تفسیر بالرائے کی تہمت لگانا، مناسب نہیں ہے۔ تاریخ اسلام میں ایسے بہت کم لوگ گزرے ہیں اور جو تھے انہوں نے بھی اسلام کے اساسی عقائد و مسلمہ نظریات سے اعراض نہیں کیا ہے۔

بہت سی آراء میں سے کسی رائے کو اختیار کر لینا، تفسیر بالرائے کے حکم میں داخل نہیں ہے، اور نہ ہی قرآن مجید کے دو مختلف بیانات کی باہم تطبیق کرنے میں پہلے سے موجود آراء کی جگہ کوئی نئی رائے قائم کرنا، تفسیر بالرائے کہلاتا ہے۔ مثلاً یوم حساب کی مدت خود قرآن مجید نے ایک ہزار اور پچاس ہزار سال بیان کی ہے۔ مفسرین کرام نے ان میں تطبیق کرنے کیلئے کئی طریقے استعمال کئے ہیں اور اس میں احادیث کو بھی برتا ہے۔ یہاں ہمیں آزادی ہے کہ ہم کسی بھی رائے کو اختیار کر لیں اور اگر آج کا کوئی مفسر اسلاف کی آراء سے ہٹ کر استدلال کے مسلمہ قواعد کے تحت کوئی نیا موقف پیش کرے تو اسے تفسیر بالرائے کا الزام نہیں دیا جا سکتا۔ بحر قرآن میں غواصی کر کے حکمت ومعانی کے نئے نئے موتی نکالنا ہی تو ''تدبر فی القرآن'' ہے۔ حدید اور سلطان کے دو کلمات قرآن میں آئے ہیں۔ جدید دور کے مفسرین نے ان کو ایٹمی ٹیکنالوجی اور اس سے متعلقہ سامانِ جنگ کے مفہوم میں لیا ہے تو یہ تفسیر بالرائے نہیں کہلائے گا۔ کیونکہ اس رائے سے نہ تو حدیث کا تصادم ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اسلام کے اساسی نظریات وعقائد پر زد پڑتی ہے۔ عیسائی پادری ہندوستان میں آئے تو انہوں نے صلیب وہلال کی مذہبی جنگ یہاں بھی شروع کر دی۔ اب چونکہ وہ حکمران اور ہم محکوم تھے، اس لئے وہ قرآنی مسائل پر تابڑ توڑ حملے کرنے لگے اور خاص طور پر معجزاتِ قرآن کو اپنا ہدف بنایا کہ یہ سائنسی اور عقلی بنیاد پر استوار نہیں ہیں۔ برصغیر کے علمائے اسلام نے ان کا منہ توڑ جواب دیا اور زبردست دلائل عقلیہ وعلمیہ سے ان کا رد کیا اور اسلامیانِ ہند کے ایمان اور دین کو ان کی دستبرد سے بخوبی بچایا گو کہ ایک حقیر سی اقلیت اور خصوصاً ایسے جاہ پرست جن کے نزدیک دنیوی منفعت ہی فوزِ عظیم ہے، اسلام سے مرتد ہو کر عیسائی ہو گئے۔ یہی وہ موقع تھا جب علمائے اسلام نے اہلِ اسلام کو انگریزوں اور انگریزی تعلیم سے دور رہنے کا حکم دیا اور ساری توجہ ان کے دین وایمان کے تحفظ پر مرتکز کر دی، کوچہ کوچہ اور قریہ قریہ چھوٹے بڑے ہزارہا درس اور دار العلوم قائم کر ڈالے جن میں مسلمان بچوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام خالصتاً اسلامی نصاب کے مطابق کر دیا گیا تھا۔ جملہ معترضہ کے طور پر یہ کہنا بھی برمحل ہے کہ انہی دینی اسلامی پرائیویٹ اداروں سے آج بھی پورے مغرب اور امریکہ کے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے ہیں کہ ان کی موجودگی میں مغرب پاکستان کے عوام کی غالب اکثریت کو صبغة الله سے محروم نہیں کر سکتا۔

اہل الرائے کا حدیث سے بغض دراصل ان کی جہالت کی وجہ سے ہے۔ مشرف نے حقوق نسواں کے تحفظ کیلئے معصیت بل پیش کیا اور پاس کرایا تو وہ خود، اس کا وزیر اعظم، اس کا وزیر قانون اور ہم سب کے محترم

چوہدری برادران اس بل کے مطابق کتاب وسنت، کتاب وسنت کی گردان کرنے لگے۔ چھوٹے چوہدری صاحب نے تو میراتھن ریس کو بھی کتاب وسنت کے عین مطابق کہہ دیا اور پاکستان کے اسلامی اور علمی مرکز کے عین قلب میں دخترانِ اسلام کو کسٹیوم پہنا کر دوڑا دیا۔ ہم ان سب لوگوں کو اہل الرائے نہیں کہتے بلکہ یہ دنیا پرست لوگوں کی ایک نوع ہے جو قیام پاکستان سے قبل مسلم لیگ کو چھوڑ کر سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کی اکالی دل سے کولیشن بنا کر تختِ لاہور پر یونینسٹ گورنمنٹ بنا لیتی ہے۔ ان لوگوں کی حب اسلام اور ادراک اسلام کا معاملہ تو اللہ کے ساتھ ہے۔ یہ بیچارے تو اقتدار کی خاطر اور دنیائے دُنی کے مفاد کے واسطے، اپنی جمہوریت نوازی کو بھی یہ کہہ کر عین چوراہے میں بے ستر کر ڈالتے ہیں کہ وہ مشرف کو وردی میں دس بار بھی ووٹ دیں گے۔ ہائے! عصمت بی بی از بے چادری۔

البتہ اہل الرائے کا ایک علمی حلقہ بھی موجود ہے۔ وہ پرویزیت کی طرح حدیث پر سیدھا وار نہیں کرتا مگر یہ طبقہ پرویزیت کے فاسد اثرات کے تحت ہے۔ ان میں مرحوم ملک معراج خالد اور حنیف رامے نمایاں ہیں۔ یہ لوگ عملاً تو اسلام یا اسلامی زندگی اور شعائر اسلام سے کوسوں دور ہیں مگر ان میں اسلام کے اندر اجتہاد کی ضرورت کا داعیہ ہمیشہ متحرک اور غالب رہتا ہے۔ ان کا طریقہ واردات پرویزیت سے الگ ہے اور وہ اس بات کے مدعی ہیں کہ پارلیمنٹ کو اسلام میں اجتہاد کا حق دیا جائے۔ اہل الرائے آخر حدیث کی موجودگی سے اس قدر الرجک کیوں ہیں؟ اس سوال کا جواب رسول اللہ ﷺ کے شاگرد اعظم اور سب سے بڑے فقیہ اسلام سیدنا عمر فاروق اعظمؓ خلیفہ ثانی کے الفاظ میں دے کر بحمد اللہ اپنی گزارشات کا اختتام کرتا ہوں۔ بحوالہ ازالۃ الخفا

حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ۔ اصحاب الرائے، اعدائے سنت ہیں۔ احادیث نے ان کو عاجز کر دیا ہے کہ وہ انہیں یاد رکھ سکیں۔ اس لئے احادیث ان کے دماغ میں سما نہیں سکتیں اور انہیں شرم آتی ہے جب کہ لوگ ان سے سوال کرتے ہیں اور وہ کہہ دیتے ہیں ہمیں معلوم نہیں۔ لہٰذا اپنی رائے سے احادیث وسنن پر طعن کر کے خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو اٹھا نہیں لیا اور نہ وحی اٹھالی گئی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ان کی رائے کو شرعی معلاملات میں سے مستغنی کر دیا ہے۔ اگر دین اور شریعت کی بنا محض رائے پر ہوتی تو مسح (پاؤں کے) نیچے کیا جاتا نہ کہ اوپر۔ لہٰذا اہل الرائے سے بچو اور دور رہو''۔

اصحاب الرائے، اصطلاح اسلام میں حدیث سے نابلد، حدیث سے غافل اور دشمنانِ حدیث کیلئے بولا

جاتا ہے، اور یہ ساری باتیں پرویزی منکرین حدیث پر صادق آتی ہیں۔ ان سے بچنا واجب ہے۔ ہم جملہ اہل اسلام سے التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے دین کا پورا پورا علم حاصل کریں تا کہ اگر کوئی غارت گر ایمان، ان پر حملہ کرے تو وہ اپنے دین وایمان کا دفاع کر سکیں۔ مرزائی اور پرویزی ڈاکو ہر وقت ان کی متاعِ ایمان پر ہاتھ صاف کرنے کی تاک میں ہیں۔ پرویزیت کے متعلق یہ بات ہرگز نہ بھولیں کہ وہ حدیث اور قرآن دونوں کی ایک ہی درجہ کی مخالف ومنکر ہے۔ جس سے صاف عیاں ہے کہ وہ سرے سے اسلام کی مرتد ہے۔

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

دس کتابیں مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مندرجہ ذیل دس کتابیں مفت تقسیم کی جارہی ہیں!

۱۔ مسئلہ طلاق قرآن وحدیث کی روشنی میں ۲۔ گانا، بجانا، سننا اور قوالی اسلام کی نظر میں ۳۔ فضیلتِ اسلام
۴۔ توبہ، معنی، حقیقت، فضیلت اور شرائط ۵۔ پیارے رسول ﷺ کی پیاری نماز ۶۔ مہر نبوت
۷۔ احکام ومسائل رمضان المبارک ۸۔ اہمیت ومسائل زکوۃ ۹۔ میں اہل حدیث کیوں ہوا؟ ۱۰۔ حِرزِ اعظم

خواہشمند حضرات مبلغ چالیس 40 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مبنی جدید الگ الگ رنگوں میں سات اشتہارات کا مکمل سیٹ بھی مفت زیر تقسیم ہے۔ ملک بھر کی تمام مساجد کے منتظمین حضرات صرف پندرہ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں اور اپنے اپنے زیر انتظام میں فریم کروا کر آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج واشاعت کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے۔ لٹریچر کی تقسیم پندرہ شعبان تک جاری رہیگی۔ ان شاءاللہ

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب فون 0604-567218 موبائل 0333-8556473

اعلان برائے داخلہ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن اسلامی یونیورسٹی نے حسب سابق اس سال بھی دینی مدارس سے یونیورسٹی میں داخلہ کے خواہشمند طلبہ کی راہنمائی اور داخلہ کی تیاری کیلئے کیمپ کا انعقاد کیا ہے۔ خواہشمند طلبہ داخلہ کیلئے فوری رابطہ کریں۔

داخلہ کیلئے درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 جولائی 2009ء ہے۔

ٹیسٹ وانٹرویو کیلئے تیاری کیمپ: ٹیسٹ اور انٹرویو کی راہنمائی اور تیاری کیلئے باقاعدہ کلاس مورخہ 28,27,26 جولائی 2009ء بروز اتوار، سوموار، منگل **بمقام** جامع مسجد عمر فاروق، سبزی وفروٹ منڈی 114-I انزد میٹرو شاپنگ سینٹر، اسلام آباد

برائے رابطہ: حافظ سیف اللہ طیب صدر اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

حافظ خلیل الرحمٰن: 0301-7104306 حافظ نوید الرحمٰن: 0333-7451907